اخبار نور افشاں لودیانہ

خبد
صداقت
اظہار پنجشنبہ کو
شائع ہوتا ہے اسمیں
مضامین مفیدہ پولیٹیکل
سوشیل دینی علمی مختلف اوقات پر گو
اصلاح کے منقولات و نامہ نگاریات وغیرہ
شائع ہوتے ہیں کسی مذہب کے اعتراضوں کا جواب
بھی مدلل طریقوں کا اظہار اسکا اول [illegible]
وغیرہ بھی درج کیجاتی ہیں [illegible]
[illegible] کے نام [illegible]
روانہ نہیں ہوتا قیمت [illegible]
[illegible] کو شرط ہو اور
نہ ابعد کے
وعدہ پر اخبار دیا

نور افشاں و دانکم کر روشن - تیری [illegible]

جا
ہو جلد
مصدر [illegible]
اور وہ بھی [illegible]
[illegible] شخص [illegible]
زیادہ پرچے [illegible]
[illegible]
[illegible] بر ایک پرچہ مفت [illegible]
[illegible] پر ایک اور پرچہ زیادہ ملیگا۔
اشتہارات مفید عام مفت [illegible]
[illegible] زیادہ بار [illegible] نصف اجرت اخبار کے
متعلق ہر قسم کی خط و کتابت بنام ایڈیٹر متعلق حساب
کتاب بنام مسٹر [illegible] صاحب [illegible]
مفت [illegible] بشرط مضمون [illegible]
ارسال فرمائیں
اور خریدار [illegible]

[illegible] کو دنیا میں - ہر ایک شخص [illegible]

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۲۸ | مطبوعہ ۱۱ جولائی ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۷

نور افشاں

مطبوعہ ۱۱ جولائی ۱۸۸۹ء بروز پنجشنبہ

آریا پتر کا لاہور - مطبوعہ ۱۸ جون ۱۸۸۹ء میں وید میں بت پرستی ثابت کرنے کے لئے مسٹر ڈی ولیمس صاحب نے ایک مضمون شائع کروایا ہی - صاحب موصوف نے وید کے حوالہ سے بخوبی ثابت کیا ہی کہ ضرور اُس میں بت پرستی کی تعلیم موجود ہی - ایڈیٹر اخبار ہذا نے اس مضمون کو درج اخبار تو کیا مگر ساتھ ہی ۸ مختصر نوٹس بھی دیئے ہیں جنمیں کوشش کی ہی کہ صاحب موصوف کے بیان کو جھٹلاویں مگر اگر پبلک انصاف کی نظر سے داد دیکر خود فیصلہ کرے تو یہہ نوٹس بالکل ہیچ و پوچ ہیں - بت پرستی کا جیسا کہ صاحب نے وید سے دکھلائی ہی رد نہیں کرتے مگر اور اور طرف سے کئی ایک باتیں لاکر اُس بیان کو اُلٹنا چاہتے ہیں - اور آخر میں ۲۳ - زبور کی ۹ - آیت پیش کرتے ہیں کہ لکھا ہی کہ "ای پھاٹکو اپنا سر اونچا کرو - ای ابدی دروازو اونچے ہو کہ جلال کا بادشاہ داخل ہو" - حالانکہ یہہ بات وہاں نہیں بلکہ ۲۴ - زبور کی ۸ - آیت میں ہی - ۲۳ زبور کی تو صرف ۶ ہی آیتیں ہیں واہ صاحب کیا غلط حوالہ دیا خوب معلومات ہی اور پھر زبور ۹۶ - آیت ۱ کا بھی پتہ دیا کہ "ای سرزمینوں خدا کے لئے خوشی سے چلاؤ" - اور ایک اور حوالہ بھی غلط ہی دیا ہی - یہہ کہکر تحریر فرماتے ہیں کہ ہم یہہ مسٹر ولیم صاحب پر چھوڑ دیتے ہیں اور وہ خود بتاویں کہ جسطرح صاحب موصوف وید میں بت پرستی کی تعلیم دھونڈتے ہیں اُسیطرح کی تعلیم بائیبل بھی دیتی ہی" کیا خوب! ناظرین ذرہ انصاف سے خود ہی فیصلہ کریں کہ کیا ان مندرجہ بالا آیتوں میں بت پرستی کی تعلیم ہی کیا یہہ لکھا ہی کہ تم پھاٹکوں کی پرستش کرو یا ابدی دروازوں یا زمینوں یا اونچی پہاڑیوں کی پوجا کرو - وید میں تو صاف اگنی اندر وایو وغیرہ کیطرف مخاطب ہو کر اُنسے دُعا کی گئی ہی جو ایک صریح بت پرستی ہی - امید ہی کہ مسٹر ولیم صاحب اسکا بخوبی جواب دینگے +

ہمعصر ریاض ہند اپنے ایڈیٹوریل نوٹس مطبوعہ ۱۶ جون ۱۸۸۹ء میں لکھتا ہی کہ "کہاں ہیں وہ لوگ جو یہہ کہا کرتے تھے کہ اورنگزیب کے زمانہ میں اسلام نے عروج پکڑا؟ کہاں ہیں وہ شخص جو یہہ الاپا کرتے تھے کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے عہد میں سکھ مذہب کی ترقی کا ستارہ خوب چمک رہا تھا؟ اگر قبروں میں مٹی ہو گئے ہیں تو کفن باندھ کے نکلیں اگر مرگٹوں میں راکھ ہو گئے ہیں تو جون بدلکر آئیں اور اس زمانہ میں مسیحی مذہب کی روز افزوں ترقی دیکھ کر حسرت سے ہاتھ کاٹیں یا اپنی حالت کو دیکھ کر مقابلہ کر کے روئیں کہ تیس برس کے اندر یہہ کیا کایا پلٹ گئی - اور پادریوں کی کوششوں کا نتیجہ ہندوستان کے مختلف مذاہب پر کیا اثر پیدا کر گیا - یا تو صرف امورات دنیوی کے باعث عیسائی مذہب کے ماننے والوں کا ہم پر تصرف تھا یا اب مسیحی مذہب بھی دوسرے مذاہب پر فوقیت لیجانے لگا" - اسکے بعد جناب ۱۸۵۹ء سے لیکر اب تک جو ترقی عیسائی مذہب کی اس ملک میں ہوئی ہی بیان کر کے بڑے متعجب ہوتے ہیں ہم

اپنے معصر کو اس موقعہ پر صرف ایک بات جتانی چاہتے ہیں جو یہہ ہی کہ مسیحی مذہب کے پھیلنے اور اسطرح چپکے اور بے شور و شر ترقی کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ یہہ خداوند کا ہاتھ اور زور آور بازو ہی جسنے باوجود ذاتی مخالفت اور سخت ضد و تعصب کے اس راست مذہب کو بلا روک ٹوک اتنا فروغ بخشا ہی۔ ہاں ضرور مسلمان مذہب تلوار کے زور سے پھیلا اور مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب کیوقت میں سکھی کو بھی کسیقدر رونق تھی مگر شائد اس ترقی کا جسکا آپ ذکر کرکے گھبرا رہے ہیں آپکو سبب معلوم نہیں میں عرض کرتا ہوں امید ہی کہ آپ غور سے اپنی توجہ کے ساتھ اسپر سوچینگے۔ ایک وقت ایسی ہی گھبراہٹ ملک یہودیہ کے لوگوں نے بھی ظاہر کی تھی اور وے اتفاق کرکے چاہتے تھے اس مذہب والونکو ایک دم زمین پر سے معدوم کردیں اور ڈاہ اور ضد سے بند شیں باندھتے تھے یہانتک کہ ایک دفعہ بڑا ہلڑ مچایا اور فساد کیا۔ اسپر ایک انکے بڑے استاد گملئیل نامی نے انکو بہت نصیحت کی اور سمجھایا کہ تم اسکا پیچھا چھوڑ دو اور انکو اسطرح پریشان مت ستاؤ کیونکہ "اگر یہہ تدبیر یا کام (یعنے دین عیسوی) انسان سے ہی تو ضائع ہوگا۔ پر اگر خدا سے ہی تو تم اُسے ضائع نہیں کرسکتے۔ ایسا نہ ہو کہ تم خدا سے بھی لڑنے والے ٹھہرو اُنہوں نے انکی مانی"۔ اعمال ۵ باب ۳۸-۳۹ آئت اسکا بلا تلوار و ظلم و جبر کے پھیل جانا صاف آشکارا کرتا ہی کہ یہہ خدا کیطرف سے ہی اسلئے اسکو روز افزوں ترقی ہی۔ اور یہی اسکی ترقی کا سبب ہی۔ اور اب عنقریب تمام ملکوں میں اس انجیل کی خوشخبری جو ہندوستان میں سنائی جاتی ہی اور جگہہ بھی سنائی جاتی ہی۔ یہہ تمام بندوبست خدا کی طرف سے ہی نہ کہ انسان کیطرف سے۔ جسطرح بزرگ گملئیل کی نصیحت اُن لوگوں نے قبول کرلی ہم چاہتے ہیں کہ ہندوستان بھی اسکو قبول کرے اور مسیحی مذہب کا سامنا اور مقابلہ نہ کرے بلکہ ایمان لاکر ہیدن کرشٹری کے بجائے کرسچن کرشٹری کہلائے +

"دیسی اخباروں کی چھیڑ چھاڑ" کے عنوان سے ہمعصر صحیفہ قدسی ذیل کا نوٹ لکھتا ہی کہ "ہم اس وتیرہ کو پسند نہیں کرتے جو آجکل بعض اخباروں میں جاری ہی۔ یہہ وقائع نگاری نہیں کہلاتی کہ اختلاف رائے کے بہانے نفسانیت کا بخار بڑے منہہ پر کھینچ مارا۔ الٰہی ہمیں ہدایت کر اور ہمارے نفس امارہ کو جو ڈھول سے زیادہ پھولا ہوا ہی بڈھوں کے گال سے زیادہ پچکا دے۔ بعض اخبارات نے تو صرف وقائع نگاری میدان کارزار سمجھا ہوا ہی اور بلا تحاشہ گالی گلوچ سے اخبار کے کالموں کو سیاہ کرنا اختیار کرلیا ہی۔ بھلا اتنا تو سوچنا چاہئے کہ ایسی باتوں سے پبلک کو کیا فائدہ ہوگا۔ اس میں بجائے فائدے کے بڑا بھاری نقصان نکلتا ہی اور یہی سبب ہی کہ اخبارات کم قدر سمجھے جانے لگ گئے یہہ شیوہ ہرگز ہرگز درست نہیں +

گوپی چند سکرٹری آریا سماج کالکا کی غلط فہمی

اخبار آریہ گزٹ فیروزپور اور آریہ پترکا لاہور میں بابو گوپی چند صاحب ملازم ڈاکخانہ کالکا نے یہہ شائع کروایا ہی کہ "پچھلے سال جو عیسائیوں کا جلسہ انبالہ شہر میں منعقد ہوا تھا اُسمیں یہہ رائے قرار پائی تھی کہ ایک مشن کالکا میں بھی قائم کیجاوے۔ پس قریب چھہ ماہ سے مشن کھل گیا۔ اور دو تین اُپدیشک بھی عیسائیوں کے یہاں موجود ہیں" الخ ...... بابو صاحب کو معلوم ہو کہ ضرور شہر انبالہ میں پرسبٹیرین مشن کا جلسہ ہوا تھا لیکن نہ تو اُسمیں کالکا کا کچھہ ذکر ہوا اور نہ کوئی مشن وہاں قائم کرنیکی منظوری ہوئی تھی اس امر میں آپکو غلط خبر ملی اور بغیر دریافت کئے آپنے ایک اخبار میں نہیں بلکہ دو اخباروں میں درج کروادی۔ آپکو معلوم ہو کہ پرسبٹیرین مشن کیطرف سے وہاں کام نہیں ہوتا بلکہ ایپسکوپل مشن کیطرف سے کام ہورہا ہی۔ اور اُسی مضمون میں جو آپ نے تحریر فرمایا ہی کہ مشن کے برخلاف آپکی سماج نے ایک مدرسہ قائم کرلیا اور عیسائی مدرسہ خالی ہوگیا اور عیسائی صاحبان کو آپنے خوب بھگایا اور مسٹر جی۔ سی کرشنا صاحب مباحثہ میں ہار گئے مباحثہ شیطان کے مسئلہ پر تھا۔ (کیا خوب شائد ویسا ہی ہوگا جیسا کہ لودیانہ کے آریہ جرنیل نے کیا تھا۔) آپکی سماج نے خوب کارروائی کی اور یہہ معاملہ ضرور اخبار میں شائع کروانیکے لائق تھا۔ اور ایسی ہی خبریں اور بہت جگہوں سے متواتر چلی آتی ہیں جنسے آپ صاحبان کی عمدہ کارگذاری ظاہر ہی لیکن بڑا افسوس ہی کہ آپ صاحبان حق کو بالکل برسر طاق رکھکر جعلی کارروائی کرتے ہیں ضد اور ہٹ سے کرتے اور بہت موقعوں پر تو بڑے صاحب اخلاق اور بمنزل بڑانے رشیوں کے ہوجاتے اور بعض وقت تو سب کچھہ بھول کر خاصے اور کھلے دشمن بن جاتے ہیں کیا دشمن کے طور پر سلوک کرنا آپ کے ویدکی تعلیم ہی جسقدر دیانندیوں نے ایک بوڑھے پادری صاحب کو جو وہاں مقیم ہیں ستایا ہی وہ ہم سب سُن چکے ہیں لیکن افسوس کہ بندگان خدا کے ساتھہ یہہ سلوک اور پھر خدا کے لوگ ہونیکا ایک بڑا دعویٰ +

مراسلات

کیا ضرور ہی کہ معجزہ بھی الہام یا رسالت کے ساتھہ ہو؟

اس سوال کے مختلف جواب دئیے گئے ہیں بعضوں کے خیال میں یہہ ہی کہ معجزہ بالکل ضرور نہیں ہی لیکن بعضے سمجھتے ہیں کہ معجزہ نہایت ضرور ہی میں بالیقین اس دوسری رائے کے ساتھہ متفق ہی اور میں خیال کرتا ہوں کہ معجزہ کے سوائے الہام یا رسالت قطعی ثبوت کو نہیں پہنچتا الہام یا رسالت سے یہاں وہ انکشاف یا مکاشفہ یا الہام مراد ہی جو سیدھا خدا کیطرف سے غیر فطری طور پر نبی پر ظاہر ہوتا ہی یا وہ کامل اور بے نقص خدا کی مرضی کا ظہور جو نبی یا رسول کو سیدھا خدا کیطرف سے ملتا ہی اس قسم کے الہام یا وحی کا تمام غیر فطری مذہبوں کے بانی کاروں نے دعویٰ کیا ہی مثلاً ایسا دعویٰ بائبل کے تمام نبیوں سے اور اہل اسلام کے پیغمبر سے بھی دیکھا جاتا ہی ہندو مذہب کے منی اور رکھیوں کی نسبت بھی ایسا ہی یقین ہی ہماری سمجھہ میں اگر اس قسم کا الہام خدا کیطرف سے ممکن ہی یا وقوع میں آیا ہی تو

یہہ بھی ضرور ہو کہ معجزہ اُسکے ساتھہ ہو کیونکہ بغیر معجزہ کے اس قسم کا الہام قابل اعتبار نہیں ہو سکتا۔ الہام کا مطلب بھی یہہ ہو کہ ہم پر وہ بات ظاہر کیجاوے جسکو ہم عقل سے نہیں پا سکتے سو وہ ذاتی عقل سے بعید ہو اور عقل اُسکے ثبوت دینے میں قاصر ہی پس اسواسطے ضرور ہو کہ اور کوئی وسیلہ ہو یا نشان اُسکی تصدیق کیواسطے ہو کہ وہ سچ مچ خدا کیطرف سے ہو نہ کہ اُسکی بگڑی ہوئی عقل کا نتیجہ ہو اور وہ نشان معجزہ کے سوا اور کچھہ نہیں ہو سکتا +

میں اقرار کرتا ہوں کہ الہام نبیوں کے دل میں القا ہو سکتا ہی بے ظہور معجزہ کے خدائے قادر مطلق ہی اور انسان کے دلوں کا ایسا ہی مالک ہی جیسے اُنکے اجسام کا وہ اپنی عام پروردگاری میں ہمیشہ انسان کے دل میں خیال اور فکر پیدا کرتا ہی اسیطرح اگر وہ چاہے تو اعجازی طور پر کسی خاص امر کی نسبت انسان کے دل میں خیال پیدا کر سکتا ہو ایسے خیال کا نام الہام ہو جب ایسا خیال انسان کے دل میں پیدا ہو گیا ہو تو ہم کس دلیل سے جان سکتے ہیں کہ وہ خیال خدا کیطرف سے ہو نہ کہ انسان کے دماغ کا نتیجہ کوئی دلیل موجود نہیں ہو خود اُسی آدمی کو جسکے دل میں خیال پیدا ہو گیا ہو اطمینان نہیں ہو سکتا کہ یہہ خیال خدا کیطرف سے ہو اور اُسکی ذات سے نہیں پیدا ہوا ثبوت اتنا ہی ہو کہ اُسکے دل میں خیال پیدا ہوا ہو مگر وہ یہہ نہیں جانتا کہ اس خیال کا چشمہ کونسا ہو جبتک کہ خدا کیطرف سے ہونیکا کوئی خاص نشان ظاہر نہ ہووے مثلاً کسی نبی یا رسول کے دل میں یہہ خیال پیدا ہوا ہو کہ کل دنیا کے گناہوں کے لئے کفارہ کیا گیا ہو۔ کسطرح وہ نبی یا اُسکے سننے والے جان سکتے ہیں کہ یہہ خیال خدا کیطرف سے ہو ایک سرگرم طبیعت کا آدمی شاید مان لیوے کہ ایسا خیال خدا کی طرف سے ہو لیکن کوئی عقلمند آدمی اُسکو قبول نہیں کر سکتا جبتک کہ اُسکو کوئی سند نہ ملے۔ اس بات کو اچھی طرح سمجھانیکے لئے میں ایک مثال دیتا ہوں پچھلے زمانہ میں نبیوں پر ظاہر ہو گیا تھا کہ شہر صور اور بابل جو اُن دنوں میں نہایت شان و شوکت میں تھے برباد ہو جاوینگے یا بنی اسرائیل اسیر کئے جاوینگے ایسا خیال نبیوں کے دلوں میں اُٹھنا کچھہ عجب نہیں تھا کیونکہ شہر برباد ہو جایا کرتے ہیں اور قومیں بھی اسیر ہو جایا کرتی ہیں سو کسی نبی کے دل میں پیدا ہو جانا اُسکی سچائی کا ثبوت نہیں ہو اُسکی سچائی تب ہی منظور ہوئی جبکہ اُن کی کلام کے مطابق وہ شہر غارت ہوئے اور بنی اسرائیل مقید ہوئے پیشین گوئی کا پورا ہونا اُسکی سچائی کا ثبوت ہو لیکن اس قسم کا ثبوت ہم الہامی تعلیم کی نسبت نہیں پا سکتے اُسکے لئے کوئی اور ثبوت درکار ہوگا اور وہ ثبوت میری دانست میں سوا معجزہ کے اور کچھہ نہیں ہو سکتا +

اور ایک مثال سنو اٹھارہ سو برس ہوئے ملک یہودا میں ایک شخص صادق زندگی اور عجیب لیاقت کا ظاہر ہوا اُسنے بہت سی باتیں خدا کی ذات اور صفات اور انسان کی چال چلن کی نسبت سکھائیں اُسکے ساتھہ ساتھہ اُسنے یہہ بھی فرمایا کہ میری پیدایش کے پیشتر ازل سے میں خدا کے ساتھہ جلال کی حالت میں تھا میں خدا کا اکلوتا بیٹا ہوں دنیا اور جو کچھہ اُسمیں ہی میرے وسیلہ بنا ہو میں آسمان سے اُترا ہوں اور انسان کی شکل اور ذات کو اختیار کر لیا ہو تاکہ میں خدا کا برہ ہو کر دنیا کا گناہ اپنے اوپر اُٹھا لوں میں عام آدمیوں کی مانند نہیں ہوں میرا علاقہ آدم زاد سے عجیب نیاری ہی میرے ہی وسیلہ سے انسان خدا کے پاس پہنچ سکتا ہی میں ایک پوشیدہ بادشاہی کا سر ہوں جسمیں ہر قوم اور ہر ملک کے لوگ شامل ہیں میں صلیبی موت اُٹھا کر آسمان پر واپس جاونگا تاکہ اپنے لوگوں کی رہائش کے لئے مکان تیار کروں دنیا کی آخر میں پھر میں آؤنگا اور سب مُردوں اور زندوں کا انصاف کرونگا وہ وقت سارے جو قبروں میں ہیں میری آواز سنینگے اور نکلینگے جنہوں نے نیکی کی ہی زندگی کی قیامت کے واسطے اور جنہوں نے بدی کی ہی سزا کی قیامت کے لئے اس عجیب بیان کے تصدیق میں اگر یہہ شخص کوئی نشان نہ دکھلاوے بلکہ فقط اپنے کلام کے زور سے وقت بوقت اور جگہہ بجگہہ اُسکو بیان کرتا ہے تب ہم اس آدمی کی نسبت کیا سوچینگے بلاشک اور بلاشبہ ہر ایک عقلمند آدمی اُسکو پاگل اور دیوانہ سمجھیگا اور خیال کریگا کہ اُسکے دماغ میں خلل ہی سوائے اُسکے اور کیا اُسکی نسبت خیال کر سکتے ہیں اگر وہ ہمارے ہی موافق گوشت اور استخوان سے بنا ہوا ہو اور اپنی زندگی میں ایسی ہی باتیں ظاہر کرتا ہو جیسے عام انسان کی زندگی میں دکھائی دیتی ہیں بلاشک ہم اُسکی نسبت سوچینگے کہ اگرچہ یہہ آدمی دیندار اور خدا پرست ہی تو بھی کسیطرح نہ کسیطرح اُسکے دماغ میں خلل آگیا ہو اور اس خلل کے جوش سے اس قسم کی گفتگو کرتا ہی لیکن اگر وہ شخص اس اپنے عجیب دعوے کی تصدیق میں معجزہ کر دکھاوے ایسا معجزہ جو فقط الہی مدد سے ظاہر ہو سکتا ہی تو ہم بلاشک اُسکی گفتار کو معتبر جانینگے اور اُسپر یقین کرینگے سوائے معجزہ کے ہمیں اور کوئی صورت نظر نہیں آتی جس سے ہم اُسکی رسالت یا الہام قبول کریں + (باقی آئندہ)

راقم
(پادری) کے۔ سی۔ چٹرجی
ہوشیارپور

پل تواریخ نمبر ۲

(سلسلہ کیلئے دیکھو نور افشاں فبروری ۲ ۱۸۸۹ء)

تم جانتے ہو کہ انسانی طبیعت پر خیالات بھی اکثر حقیقت کی مانند موثر ہوا کرتے ہیں پس اس لئے ہم اُن خیالوں کو حقیر نہ جان سکیں ضرور ہو کہ ہم اپنے لئے تواریخی حقیقت کی تحقیقات صحیح کے لئے آگے قدم بڑھائیں اور تحقیق کریں کہ آیا یہہ ماجرا تواریخی ہو کہ نہیں کہ یسوع ناصری کوئی حقیقی انسان دنیا میں کبھی موجود ہوا ہی اور تب ہم ضرور یقینی دلیل کے ساتھہ اُس شخص کا مقابلہ کرینگے جو کہتا ہو کہ یسوع یروشلم کے کوچوں میں ہرگز نہیں پھرا زیتون کے پہاڑ پر کبھی نہیں چڑھا گلیل کے ملک میں سفر نہیں کیا یا اپنے شاگردوں کے ساتھہ گنیسرت کی جھیل پر ناؤ میں نہیں چلا کر اُسنے یردن میں یوحنا سے بپتسمہ نہیں پایا نہ کبھی اپنے لئے بارہ شاگردوں کو چُنا نہ اپنی عمدہ تعلیم سکھائی نہ وے تمثیلیں جو انجیل میں اُس سے منسوب ہیں بیان کیں اُسنے ہرگز اپنے قدرتی معجزے نہیں دکھلائے نہ صلیب دیا گیا اور نہ ہرگز مُردوں میں سے جی اُٹھا +

لیکن جیسا پیلی صاحب اپنی مشہور تصنیف دلائل نامے میں شروع کرتے ہیں ویسا ہم نہیں کرینگے کیونکہ اگر ہم اول مسیح اور اُسکے شاگردوں کو پیش کریں جو بسبب اپنے ایمان لانے کے بڑی تکلیفات اُٹھاتے تھے تو مدعی کہیگا کہ پہلے اس بات کو بدلائل ثابت کرو کہ ایسا شخص دنیا میں کبھی موجود ہوا ہے ورنہ تمہارا دعویٰ بے دلیل ٹھہریگا۔ پس ہم دوسرے طریق پر شروع کرینگے +

میں تمہیں دعوت کرتا ہوں کہ اس سفر میں اُس تواریخی پل کے اوپر جو زمانہ کے گہرا و پُرخیالی طور سے باندھا گیا ہے اور جو آئندہ زمانہ کا نہیں بلکہ زمانہ ماضیہ کا ہے میرے ساتھ ساتھ چلو۔ زمانہ ماضی ایک بڑا فراموش شدہ خلیج ہے جسمیں انسان کے گذشتہ کام کلام اور خیال بجز ایک خفیف رشتہ کے جو یادگاری کے لئے لکھا گیا بالکل مدفون ہیں اور یہہ خفیف رشتہ حقیقتاً وقت کے خلیج پر تواریخ کا پل ہے جسکی نسبت ہم بیان کرینگے اور جسپر سفر کرنیکا ہم ارادہ رکھتے ہیں۔ اور ہمارا یہہ سفر بس پر ہوگا اور یہہ پل جسکا میں بیان کرتا ہوں انیس ۱۹ مسیحی صدیوں کی انیس ۱۹ محرابوں سے تعمیر کیا گیا ہے پس ان میں سے ہر ایک محراب کو ہم کسی مخصوص و مشہور نام سے نامزد کرینگے تاکہ وہ زیادہ قابل یاد ہووے اور راہ گیروں اور مختلف صدیوں کے نام ٹھہرانے میں مدد ملے۔ اُن محرابوں کا بیان طویل نکرینگے جنکا سفر ہمکو اولاً طے کرنا ہے۔ لیکن ہماری تحقیقات کا حصہ جبکہ ہم اس پل کے اختتام پر پہنچیں اور اپنا سفر تمام کرنے پر ہوں دقیق اور دشوار ہوگا +

پس ہم اس انیسویں صدی کو کیا نام دیں جو اس تواریخ کے پل کی ایک محراب ہے جسپر ہم کھڑے ہیں؟ مناسب ہے کہ ہم اس کو علم کی محراب کہیں۔ علم ہمارے اس زمانہ کا فخر ہے اور زمانہ سلف کی نسبت علم اب بہت ترقی پر ہے۔ انسان اب موجودات کے علم اور اُسکے عناصر کی قوت سے ماہر ہونے میں سلف کی نسبت اب زیادہ قابلیت رکھتے ہیں۔ باوجود اسکے جہان کے تمام علوم نے مسیح کو دنیا سے خارج نہیں کیا بلکہ پہلے سے زیادہ اب اور لاکھوں بنی آدم نے اُسکو جانا اور قبول کیا ہے۔ اب اور زیادہ مسیحی عبادت گاہیں بہ نسبت پہلے کے تعمیر کی گئی ہیں۔ لاکھوں معلم اور مناد اس مذہب کے جو پیشتر اسقدر نہ تھے موجود ہیں۔ پہلے کی نسبت اب لاکھوں جلدیں بیبل کی جسمیں مسیحی مذہب کی تعلیم مشتہر ہیں +

(باقی آئندہ)

راقم
حسن علی سفیر از اجمیر ۔

مُبشر انجیل اور واعظ

پیارے ایڈیٹر ۔

رسولوں کے زمانہ میں مسیحی بھائی اپنے جان و مال اور املاک خداوند کے لئے وقف کردیا کرتے تھے۔ کوئی اپنے مال کو اپنا نہ سمجھتا تھا۔ خداوند کی صلیب پر جان تصدق کرتے تھے بعد میں بھی اکثر ہوا کیا۔ تذکرۃ الشہدا میں ہم ایسا ہی پڑھتے ہیں۔ آجکل بھی ولائت کے دیندار کچھ کم مخیر نہیں۔ کروڑوں روپئے سالانہ انجیل کی بشارت کیواسطے بت پرست ملکوں میں بھیجے جاتے ہیں۔ تاکہ اسیطرح گنہگاروں کی جانیں جو ہلاکت کی راہ پر جاری ہیں بچ جاویں۔ لیکن ہمارے ہندوستانی مسیحی عموماً ایسے خودغرض ہیں کہ انجیل کی خاطر ایک پائی دینا اُنکی جان پر آفت لاتی ہے۔ حالانکہ خداوند سے برکتوں پر برکتیں حاصل کرتے ہیں +

مبشر انجیل کیواسطے بندہ واعظ جان و تن سے ساعی ہے۔ کہ کسیطرح نجات کا بھید گنہگار ہندوستان پر کھل جاوے۔ مگر روپیہ کی قلت سے حیران ہو رہا ہے۔ اور مسیحی بھائی کانوں میں روئی ڈالے پڑے ہیں +

آپکو معلوم ہے کہ مسلمانوں اور کاتھولکوں نے ایک ایک چٹکی آٹا گھر گھر سے لیکر مدرسے اور کالج جاری کردیئے ہیں۔ تعجب ہے کہ مسیحی بھائی ایک ایک چٹکی آٹا دینے بھی ہاتھ پیچھے کھینچتے ہیں۔ چنانچہ نارووال میں واعظ نے یہی کام شروع کیا کہ فقیروں کیطرح ہاتھ میں برتن لیکر مسیحیوں کے گھروں میں مانگتا ہی پھرتا ہے۔ لوگ شرم دیتے ہیں۔ مسیحی بھائی ٹھٹھہ کرتے ہیں۔ مگر وہ اپنے خداوند کی خاطر اس رسوائی کو اپنی عزت سمجھتا ہے۔ پہلے دن تو واعظ کو خوب ہنسی میں اُڑایا اور چٹکی چٹکی آٹا بھی دیا۔ دوسرے دن جب واعظ گدائی کے لئے نکلا۔ تو اکثر گھروں سے فقیر کی صدا کا یہہ جواب ملا۔ کہ بابا ہم روز روز نہیں دے سکتے آٹھویں دن آکر پھیرا کرو۔ بعض نے دیا مگر دل تنگی سے۔ واعظ کو تو مبشر انجیل کا سودا ہو رہا ہے۔ مسیحی بھائی اسے سودائی بتلاتے ہیں +

خیر وہ جو چاہیں کہیں۔ مگر

اے میرے مصلوب میں تیری اُٹھاتا ہوں صلیب
بس یہی عزت ہے میری اسمیں رسوائی نہیں

اے میرے مالک مسیحیوں کو غیرت اور شرم دلا۔ تاکہ وہ تیرے واسطے اپنا جان و مال فدا کریں۔ ہدیہ لاویں۔ جسطرح ہو سکے صلیب کی خدمت کریں +

اب میری التماس مسیحی بھائیوں کی خدمت میں ہے۔ کہ وہ لاچاری سے نہیں مگر خوشی سے اس کار خیر میں امداد فرماویں۔ اپنے اپنے گھروں میں آٹا گوندتے وقت تھوڑا تھوڑا رکھدیں ہر روز بلاناغہ ایسا کریں۔ پھر سب مسیحیوں کے گھروں کا آٹا پندرہ دن بعد اکٹھا کرکے اُسکی قیمت امین رسالہ مبشر انجیل کیخدمت میں بھیجدیں۔ بھائیو یہہ خداوند کیواسطے ہے۔ میرے لئے نہیں۔ میں نالائق کون ہوں۔ صرف صلیب کا خادم۔ اور مسیحی بھائیوں کا خدمت گذار۔ اگر ہر ایک پاسٹر یا ایلڈر اپنی اپنی کلیسیاؤں میں ایسا دستور جاری کردیں۔ تو مبشر انجیل کیواسطے اچھا سرمایہ جمع ہو سکتا ہے۔ خدا توفیق دے +

بھلا کر ہووے برادر بھلا
بھلا کرنیوالے کا آخر بھلا

صلیب کا خادم
فقیر واعظ

سوال

اے مسیحی صاحبان حضرت مسیح کی الوہیت کا کیا ثبوت ہے آیا بیبل کے رو سے ثابت کرتے ہو یا کسی اور وجہ سے اگر کوئی اور وجہ معقول ہو تو اُس سے مطلع فرمائے اور اگر بیبل کے رو سے

ہو تو پھر سوال لازم آئیگا کہ بیبل کی صداقت اور الہامی ہونیکا کیا ثبوت ہی آیا خود بیبل کی تعلیم یا کوئی امر دیگر بر تقدیر اول اتحاد مثبت اور مثبت لازم آئیگا اور بر تقدیر ثانی پھر اسکی صداقت کے ثبوت کا سوال عائد ہوگا علی ہذالقیاس یا تو سلسلہ وار اسیطرح چلے جاؤگے یا کسی امر مذکورہ پر رجوع لاؤگے بہر حال لازم آئیگا دور یا تسلسل اور یہہ دونوں باطل ہیں ۱۲ فتاملوا وتدبروا اور یہہ بھی خیال رہے کہ سائل اگرچہ مسلمان ہی مگر قطع نظر اس سے تحقیقی جواب چاہتا ہی نہ الزامی فقط +

راقم

مولوی محمود شاہ از سہارنپور

۲۸ جون ۱۸۹۵ء

سوال

جناب اڈیٹر صاحب نور افشاں۔

بعد گذارش تسلیمات کے عرض پرداز ہوں مہربانی کر کے میری یہہ درخواست اپنے اخبار میں درج فرمائیں کہ کوئی مسیحی بھائی متی رسول کی انجیل ۱۰ باب آئت ۲۳ کا یہہ مضمون کہ "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم اسرائیل کے سب شہروں میں نہ پھر چکوگے جبتک کہ ابن آدم نہ آئے"۔ اسکی تفسیر کر کے مجھکو ممنون کریں کیونکہ ابتک اسکا پورا بھید مجھکو معلوم نہیں ہوا پولوس رسول کے قول سے ظاہر ہوتا ہی کہ کوئی شہر باقی نہیں جہاں رسول نہ پہنچے ہوں دیکھو رومیوں کے خط ۱ باب آئت ۸ کو کہ تمہارا ایمان تمام دنیا میں مشہور ہی اور ابن آدم بھی ابتک نہیں آیا مہربانی کر کے جو بھائی اس بھید کو حل کریگا اسکا بڑا شکر گذار ہونگا ہر ممکن ہو سکے تو سہارنپور کے مدرسہ علم الہی کے پڑھنے والے جو جواب دیویں تو نہائت ہی احسان مانونگا فقط +

راقم ہر پرشاد کیشی کسٹ اسٹیشن

۲۴ جون ۱۸۹۵ء

سرکاری خبریں

موصول مطبع

مسٹر آر۔ ایم ڈین صاحب قائم مقام ڈپٹی کمشنر ہوشیارپور کو ۱۵۔ یوم کی رعائتی رخصت عطا ہوئی ہی انکے عہدہ کا کام انکی رخصت کے ایام میں اے۔ سی مارشل صاحب بہادر ڈسٹرکٹ جج سرانجام دینگے +

مسٹر آر۔ ڈبلیو ٹرافورڈ صاحب بہادر نے رخصت سے واپس آکر اور مسٹر جی۔ ڈبلیو ریواز صاحب بہادر کو سبکدوش کر کے اپنے عہدہ ججی ڈویزنل کورٹ کا کام سنبھالا۔ مسٹر جی ریواز صاحب بہادر ہوشیارپور کے اڈیشنل ڈویزنل جج رہینگے۔ پنڈت نہال کرشن صاحب رخصت سے واپس آکر گوجرانوالہ میں تعینات کئے گئے +

دین محمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر فیروزپور نے میانوالی سب ڈویزن ضلع بنوں کا خان بہادر غلام محی الدین صاحب سے چارج لیا جنکی خدمات گورنمنٹ ہذا صیغہ خارجیہ کو سپرد کی گئی ہیں +

رائے بہادر نتھو رام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بندوبست فیروزپور کانگڑہ کو تبدیل ہوئے +

تار کی خبریں

لنڈن ۲۱ جون گزشتہ شب ہوس آف کامنس میں مسودہ انڈیا کونسل پہلی دفعہ پڑھا گیا +

لنڈن ۲۴ جون اخبار اسٹنڈرڈ نے اپنے ایک پرچہ میں ایک تار برقی آمدہ شنگھائی اس مضمون کی شائع کی ہی کہ روسیوں نے جزیرہ دیر بر جو ناگاسکی کے متصل واقعہ ہی دخل کر لیا ہی۔ یہہ مقام ایک عمدہ لنگر گاہ رکھتا ہی +

لنڈن ۲۴ جون کارخانہ مشہور واقعہ براڈ فرڈ کا ایک بڑا حجرہ آگ سے تباہ ہو گیا دو فایر مین ہلاک اور تین سخت مجروح ہوئے +

پیرس ۲۵ جون فرانس مصری نوٹوں کی تبدیلی پر اتفاق کرنے سے انکار کرتا ہی۔ تا وقتیکہ انگریز مصر کے خالی کرنیکا انتظام نہ کریں +

لنڈن ۲۷ جون مارکوئس آف ڈفرن کی صحت کی نسبت تازہ ترین خبریں اس مضمون کی ہیں کہ لارڈ ممدوح قابل اطمینان طور پر صحت کی جانب ترقی کر رہے ہیں +

قسطنطنیہ ۲۶ جون مقام نودی بازار واقع سرحد ہزادمانٹی نیگرو پر سخت فساد ہو گیا ہی۔ چار بیگوں نے کئی گروہ مفسدوں کے ترتیب دیئے اور انکی سرگردہی میں گورنر کو گرفتار کر کے شہر سے خارج کر دیا۔ ٹرکی فوج اسوقت باغیوں پر حملہ کرنے میں مصروف ہی +

خبریں

بنارس کے امیروں نے ایک پنچائت کر کے شراب نوشی قطعی ممنوع کر دی۔ **پٹیالہ** بھٹنڈا ریلوے اکتوبر تک جاری ہو جاویگی۔ **بنگالہ** میں کل پیداوار گندم ۲۳ لاکھ ٹن ہوئی ہی۔ **سلطنت چین** میں چھ لاکھ سپاہی ہیں **بھوپال** میں ایک مسجد پر پانچ لاکھ روپیہ لاگت آیا ہی۔ اسکے سوا ۱۰۰۰ اساجد اور ہیں **مسٹر گلیڈسٹون** پارلیمنٹ میں زور دے رہے ہیں کہ نسلاً بعد نسلاً پنشن دینے کا دستور بحال رکھا جاوے۔ **پٹنہ** میں بھی قحط پھیلا۔ **ماہ** اپریل میں شمال و مغرب میں ۴۷۹۶۔ اموات ہیضے سے ہوئیں۔ **ضلع گنجام** میں ہیضے سے ایک ہزار اموات ابتک ہو چکی ہیں۔ **کلکتہ** میں تعلیم کا بڑا زور ہی۔ انٹرنس کی تعلیم کے ۳۳ ہائی اسکول موجود ہیں۔ جنمیں سے صرف دو سرکاری ہیں اور باقی سب چندہ سے چلتے ہیں۔ **حضور قیصر ہند** کے پوتے حضور ولیعہد کے فرزند اکبر سرما کے آئندہ میں ہندوستان کی سیر کے لئے آئینگے۔ انکی آمد بالکل پرائیویٹ

ہوگی۔ اسلئے کچھ بڑی دھوم دھام نہ ہوگی **موہن کرشن** ذات برہمن نے ہتھیار رنگنے کا کام سیکھا۔ ہندوستان میں یہہ پہلا شخص ہے جس نے اس کام کے سیکھنے میں شرم نہ کی اور اب اول درجہ کا کاریگر بن گیا ہے۔ **خبر** ہے کہ مسٹر نانا بھائی ہریداس مرحوم کی جگہہ مسٹر طیب جی جج ہائیکورٹ بمبئی مقرر ہوں۔ **راج سندری** کے ڈپٹی انسپکٹر مدارس کو ۲۸ روپیہ کا سرکاری مال غبن کرنیکے جرم میں ۳ ماہ قید ہوئی۔ **بقول** پیسہ اخبار وسط افریقہ میں ایک قوم بناس ہے جسکے باشندوں کی پانچ سے دس انچ دُم ہوتی ہے۔ **نورافشاں** آجتک تو ایسا سننے میں نہیں آیا اور کہ کچھ غرابت میں پڑا گیا ہے۔ **بمبئی** کی ججی کی خالی جگہہ کے لئے مسلمان ایک مسلمان کو چاہتے ہیں اور ہندو ایک ہندو کے لئے تجویز کرتے ہیں۔ گویا کہ ان صاحبان کا اپنا ہی اختیار ہے خیالی پلاؤ پکا رہے ہیں۔ **پارسی** عورتوں کیطرف سے بمبئی میں ستری مترا نامے ایک زنانہ اخبار جاری ہوا۔ ہر اتوار کو جو سنڈے اسکول سبق دنیا کے کل طالب علموں سے پڑھے جاتے ہیں انکا شمار ۱۸۵۰۰۰۰۰ ہیں۔ **پادری** جے جارڈن صاحب نے بمقام گوردہ مر۱۳ آدمی کو دو آدمیوں کو بپتسمہ دیا۔ **اور** بمقام جلال آباد میں پادری ایچ۔ کے۔ دت نے ۱۰ جون کو ۷ اشخاص کو بپتسمہ دیا۔ **اخبار** سول ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ دیسی لوگ اب بہت دلیر ہوتے جاتے ہیں یہانتک کہ وہ انگریزوں کو مارتے اور ان پر گواہیاں دیتے ذرہ نہیں ڈرتے ایک وہ زمانہ تھا کہ انگریزوں سے دیسیوں کی جان کانپتی تھی۔ **پائنیر** لکھتا ہے کہ گوڈی اور دوبار کے چاء کے کھیتوں کے قلیوں نے ارادہ کیا ہے کہ وہاں کے انگریزوں پر ہاتھ صاف کریں۔ **کلکتہ** میں ایک انگریز اپنے دوسرے ہمقوم کے قتل عمد کے جرم میں ۲ جولائی کو صبح کے چھ بجے پھانسی دیا گیا۔ **افتتاح** مدرسہ طبّیہ دہلی بڑی دھوم دھام سے ہوا۔ بڑے بڑے شریف صاحبان رونق افروز تھے جلسہ قابل دید تھا۔ سر سید احمد خان صاحب نے بھی لکچر دیا۔ **قحط زدہ** کاشتکاران گنجام کو تخم ریزی کے لئے ۲۸ ہزار من غلہ ملا۔ **قحط زدگان** اڑیسا کے لئے بنگال گورنمنٹ نے دس ہزار منظور کیا۔ **ٹکسال** بمبئی میں کئی ڈھیلے چاندی کے گم ہوئے

ملازم ماخوذ ہیں۔ **دھاریوال** کارخانہ کمبل نے دس لاکھ کا دیوالہ نکالا۔ **ایم رچرڈ** گورنر جنرل کوچین چائنا ہیضے سے مرگئے **الہ آباد** میں غبارہ سواری کا تماشہ دس ہزار نے دیکھا غبارہ ۲۰۰۰ فیٹ چڑھا۔ **بمبئی** میں آجکل دیوالوں کا خوب زور شور ہے۔ حال میں ایک دیوالہ ۹ لاکھ کا نکلا ہے +

مختلف واقعات

کلکتہ کی عدالت سے ایک آدمی کو ایک پیسہ کی چوری کے عوض سات سال قید ہوئی اور ایک اور مجرم کو ڈیڑھ آنے کے پیسے چوری کرنے پر سات سال کی قید ہوئی۔ اور ایک تیسرے شخص کو جس نے ایک گھی کا مرتبان چرایا تھا پانچ سال کی قید ہوئی + خ۔ا۔

سر لیپل گریفن صاحب نے پچھلے دنوں لندن کی ہیکچر سوسائٹی میں ہندوستانی ریاستوں اور برٹش تعلقات پر جو مضمون پڑھا ہے اسمیں یہہ بھی بیان کیا گیا تھا کہ بمقابلہ سکھ اور راجپوت بانیوں کی وفاداری کے مرہٹہ اور مسلمان ریاستوں کی وفاداری بہت کم ہے؟

عجیب خلقت امرتسر کٹرہ خزانہ میں ایک کشمیری کے گھر ۲۲ جون ۱۸۸۹ء کو عجیب قسم کا بچہ پیدا ہوا جسکے سر پر چار سینگ تھے اور مغز کے پاس بہت چھوٹی چھوٹی آنکھیں اور مُنہ بھی بہت چھوٹا اور چھاتی بہت بڑی تھی پیدا ہوتے ہی دس منٹ بعد مرگیا۔ اور تعجب کہ دس منٹ کے بچے کو اڑھائی گز کپڑا کفن میں لگا +

میرٹھ کے ایک کہار نے وہاں کے ایک امیر کے دو لڑکے دعقورہ دیگر مار دیئے کہار کی نسبت پھانسی کی تجویز ہوگئی +

کونسل کشمیر نے گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کی ہے کہ دو لائق داروغہ محبس کی خدمات ریاست کے جیلخانوں کے واسطے عطا کئے جائیں۔ ان دو داروغوں میں سے ایک داروغہ جیل راولپنڈی کو پسند کیا گیا ہے +

ٹیکا چیچک کے لگانے میں رفتہ رفتہ ایک تبدیلی ہونے والی ہے گورنمنٹ ہند چاہتی ہے کہ ٹیکے کیواسطے بجائے بچوں کے لمف گائے کے بچھڑوں کے آبلوں سے لی جائے بچھیا کی لاگ بچھیا کرے

کلکتہ میں چند میم صاحبان ایک مرد سے تیرنا سیکھتی ہیں۔ اسوقت سوائے ایک باریک پارچے کے انکے بدن پر کچھ نہیں ہوتا۔ اسپر کئی اخبار انپر طعن کر چکے ہیں۔ ستّ دھرم پرچارک لکھتا ہے ذرہ اپنی طرف تو دیکھیں پنجاب میں مستورات وقت اشنان کے مادرزاد برہنہ ہوتی ہیں۔ سچ ہے اپنی آنکھ کا تنکا نہیں سوجھتا۔ نورافشاں تنکا نہیں بلکہ شہتیر +

میانمیر میں ایک مہاوت کو اس علت میں سزا ملی کہ اسنے اپنے ہاتھی کو بازار چھاؤنی سے گٹھڑی لکڑیوں کے سرقہ کی ترغیب دی تھی +

وفات جانکاہ و موت ناگاہ۔ مہر نیمروز کا نامہ نگار رڑکی سے لکھتا ہے کہ ۱۷ جون ۱۸۸۹ء روز دوشنبہ کو منشی لعل جی سہائے ناظر عدالت فوجداری کیمپ رڑکی اپنے معمولی وقت پر کچہری پہنچے اور کام متعلقہ میں مصروف ہوگئے تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص نے انکے مکان سے آکر کہا کہ سواریاں زنانہ سہارنپور آگئیں اور دہلی سے بھی سواریاں آئی ہیں دہلی کا نام سنتے ہی ایک آہ کھینچکر بیہوش ہوگئے۔ پھر ایک ہچکی آئی اور مرگئے صاحب مجسٹریٹ کو اطلاع ہوئی ڈاکٹر صاحب نے بھی ملاحظہ کیا تو مُردہ پایا۔ اور نعش مکان پر پہنچائی گئی۔ بعد کو معلوم ہوا کہ دہلی سے انکی بیوہ بہو آئی تھی۔ اپنے بیٹے کی موت اور بہو کی بیوگی ناظر صاحب کو یاد آئی اور غم کرکے مرگئے +

رڑکی سڑکیں ارادہ ہے کہ لندن میں انڈیا رڑکی سڑکیں بنائی جاویں۔ وہ جرمن انجنیر اس بارہ میں حکام سے مشورہ لینے والے ہیں اگر کونٹی کونسل نے مان لیا تو گھوڑوں کے چلنے کو گدگدا راستہ بن جائیگا۔ علی الخصوص نال کے اندر بھی انڈیا ربڑ ہوگا +

آنریبل نواب نوازش علی خان صاحب معہ اپنے بھائی جناب نواب ناصر علی خان صاحب کے ۲۵ جون کو شملہ سے واپس تشریف فرمائے لاہور ہوئے چونکہ نواب صاحب ممدوح کی میعاد ممبری کونسل حضور وسیرائے جو دو سال تھی ختم ہوچکی تھی ہم نے

خوشی سے معلوم کیا ہی کہ آپ کے بجائے باباکھیم سنگھ صاحب بیدی سی-آئی-ای-ایڈیشنل ممبری کے لئے نامزد ہوئے ہیں- بابا صاحب جیسے ایک سرگروہ اور ری پرزینٹیٹو شخص ہیں بالشیشن بھی اُس سے کم نہیں ہیں اور بہت سے امور میں انکی مصاحب نہائت کارآمد ثابت ہوگی +

ک-ن-

گورنمنٹ ہند نے برہما کی ملکہ سابق میرک شوپی لی کی چٹھی کے جواب میں یہہ بات منظور کرلی ہی کہ گورنمنٹ بنگال کی معرفت ایک ہزار روپیہ اُسکی بیٹی کی تجہیز و تکفین کے اخراجات کی بابت اُسکو دلوادیا جاوے اور نیز ازراہ عنائت ملکہ موصوفہ کے ذاتی وظیفہ کو ۷۵۰ روپیہ ماہواری تک بڑھا دیا جاوے-

گذرے سال اُن کلیسیاؤں میں جو غیر قوموں کے درمیان پائی جاتی ہیں دس لاکھ آدمی غیر قوموں میں سے شامل ہوئے ہیں

م-م

کارسپانڈنس

لاڈوہ

آفرین ہی لڑکے کی دلیری پر

لاڈوہ میں ایک تالاب میں جو شہر کے باہر ہی ایک لڑکا چودہ سالہ نہا رہا تھا- اتفاقاً پاؤں پھسل گیا- تمام آدمی جو تالاب پر نہا رہے تھے بھاگ گئے مگر ایک لڑکا دو سالہ تالاب میں کودا اور نکال کرلے آیا میونسپل کمیٹی اس پر کیوں نہیں خیال کرتی اس تحریر کے دیکھنے سے کچھ انتظام کرائے +

گورنمنٹ توجہ کرے

پیپلی سے جو سڑک لاڈوہ کو آتی ہی ایک ہرکارہ نظام نام ۱۰۰ روپیہ لاڈوہ کیطرف لیکر آرہا تھا- دو چوروں نے اُسکو پکڑ کر مارا خیر یہہ گذری کہ دو زمیندار آگئے ہرکارے کے دو زخم بہت بڑے گے +

راقم

گورداس متعلم مدرسہ لاڈوہ ضلع انبالہ

جناب ایڈیٹر صاحب-

خدا باپ کا شکر ہی- کہ اُسنے مجھ نالائق کو ایسی برکت بخشی- کہ میں نے اُسکی خوشخبری سُنی اور ایمان لاکر نجات کا مستحق ہوا- اور اب میں مختصرًا اپنے مسیحی ہونیکا حال لکھتا ہوں تاکہ دیگر متلاشیوں کو اپنے ایمان کے اظہار میں دلیری ہو- بندہ کیسر سنگھ مشن اسکول مادھو پور میں تعلیم پارہا- اور سچائی کا بیج میرے دل میں بچپن ہی سے بویا گیا تھا- اور عرصہ چار برس سے زیادہ کا ہوا- کہ میں بپتسمہ پانا چاہتا تھا- لیکن مجھکو امام الدین شہباز نے کہا تھا- کہ تم ابھی نابالغ ہو- جب بڑے ہوجاؤگے- تو پھر آنا بعد ازاں میں نے دو اور متلاشیوں کے ساتھ جو مادھو پور میں رہتے تھے- صلاح کی- کہ ہم سب ملکر بپتسمہ پاویں- مگر وقت پر ہم سب ڈر گئے- بعد ازاں میں اسی خیال سے لاہور گیا- کہ وہاں پر اصطباغ لوں- لیکن میرے رشتہ داروں نے مجھے بہت ستایا- اور سمجھا کے واپس مادھو پور لیگئے- اور وہاں میں نے اپنا نام انندجان کیسر سنگھ برہم گیانی رکھا- پر میرا شوق کم نہ ہوا- اور پٹھانکوٹ و مادھو پور و سجانپور میں جو لوگ مجھے جانتے تھے سب کے ساتھ مسیحی مذہب کی بابت بحث کرکے زبردستی اپنی والدہ و بھائی گوردت سنگھ فارسٹر کے پاس سے لاہور چلا آیا کہ مصمم ارادہ کرکے بپتسمہ پاؤں +

اسلئے آج مبارک دِن مورخہ ۷-جولائی ۱۹۱۹ء کے ۶ بجے شام کو خدا کے فضل سے باپ بیٹا روح القدس کے نام سے بپتسمہ پالیا ہی اور میرا نام انندجان کیسر سنگھ برہم گیانی Anand John Kesar Singh Baraham Giani از سر نو رکھا گیا +

اسلئے اے میرے عزیز متلاشی بھائیو سب خداوند کے مسیحی جھنڈے کے تلے آکر آرام لو- اور دلیر ہوکر سب گناہوں کو دور کرو- اور اپنے ایمان کا برملا اقرار کرکے شیطان کے چنگل سے نکلو کیونکہ جو کوئی خداوند مسیح پر ایمان لاتا ہی- ہمیشہ کی زندگی اُسی کی ہی- اور جو خداوند مسیح پر ایمان نہیں لاتا حیات کو نہ دیکھے گا- بلکہ خدا کا قہر و غضب اُسپر رہتا ہی- کیونکہ خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے خداوند یسوع مسیح کو جہان میں اسواسطے بھیجا ہی- کہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے- ہلاک نہ ہووے- بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے- خدا میرے اَور متلاشی بھائیوں پر بھی اپنا فضل کرے کہ وے دنیا گناہ اور شیطان پر غالب آکر مسیح پر ایمان لاویں اور نجات حاصل کریں- ہاں شیطان تو البتہ بہت زور لگا رہا ہی اور بندگان خدا کو جیتا شکار کرنے کے لئے بڑے بڑے بندوبست کرتا ہی لیکن پھر بھی خداوند کی روح کی تیز تلوار کے سامنے اُسکے تمام منصوبے ٹوٹ جاتے ہیں +

راقم انندجان کیسر سنگھ برہم گیانی-

غزل

جناب ایڈیٹر صاحب نور افشاں-

تسلیم- مہربانی سے ذیل کی عبارت اور نظم درج اخبار فرماکر بندہ کو ممنون فرمائیں +

آؤ! پیارے بھائیو- اور بہنو! آؤ- اپنے مبارک خداوند- اور شہنشاہ کے مقدس آسمانی تخت کے حضور نہائت ادب اور تعظیم کے ساتھ کھڑے ہوکر- اور بڑی عاجزی اور فروتنی سے مقدس جماعت کی نماز- اور خاندانی دعا- اور تنہائی کی مناجات کیوقت یوں عرض کریں- اور خوش آواز سے مزامیر کے ساتھ گائیں- کہ وہ اپنے بیحد فضل اور کرم سے ہمارے سارے ناپاک گناہوں کو اپنے پاک خون سے دھو ڈالے اور اپنا پاک روح ہمیں بخشے جو اکیلا خدا کا برحق نور اور اُس کا سچا رہنما اور رہبر- اور اُسکی آسمانی اور روحانی نعمت کا سرچشمہ ہی آمین +

ای مسیحا! مددے! شاہِ یہوداں! مددے!
فدیۂ اہلِ جہاں۔ شاہِ شہیداں! مددے!

تو شہنشاہِ جہانی۔ و سلیمانِ زماں!
شاہِ شاہاں! مددے! حضرتِ سلطاں! مددے!

مدد از غیرِ تو ننگ است۔ نخواہم ہرگز۔
غوثِ اعظم توئی۔ ای غوثِ غیاثاں! مددے!

داغہائے دلِ ماشوے بخونِ پاکت!
صافیِ صاف دلاں! پاکیِ پاکاں! مددے!

بندگانیم گنہگار۔ و خطا کار ہمہ!
صاحبِ مکرمت۔ و رحمت۔ و غفراں! مددے!

مسکنِ روحِ قدس کن دلِ ویرانۂ ما!
قدوۂ اہلِ دلاں۔ قبلۂ پاکاں! مددے!

ای بیا! روحِ خدا۔ نورِ ہدی! چشمۂ رحم!
نورِ سبحاں! مددے! رحمتِ یزداں! مددے!

ماہمہ تشنہ لبانیم۔ و توئی آبِ حیات!
آبِ حیواں! مددے! چشمۂ فیضاں! مددے!

مزرعِ دل نشود سبز جز۔ آبِ حیات!
ابرِ رحمت! مددے! بارشِ باراں! مددے!

ای خوشا دل۔ کہ پُر از نورِ الہیت شود!
نورِ ایماں! مددے! رحمتِ رحماں! مددے!

خوشترآں روح۔ کہ او مہبطِ انوارِ تو شد!
ماہِ تاباں! مددے! مہرِ درخشاں! مددے!

ای بجوشاں دلِ افسردۂ ما از عشق!
روحِ جوشاں! مددے! روحِ خروشاں! مددے!

مددے کن! مددے کن! مددے کن! مددے!
مدد! ای روحِ خدا! پاکیِ پاکاں! مددے!

نعمتِ خاص۔ کہ مخصوصِ عطا ہائے تو ست!
بخش از راہِ کرم سوئے مریداں! مددے!

فقیر صفدر علی
بھنڈارہ

لاذر کا حال منظوم

طالب از لاہور

لاذر کا جلانا۔ بروزن۔ میری امداد گر عیسی نہ کرتا۔

یہہ عاصی فضل کا طالب کھڑا ہی
درِ دولت پہ تیرے آ پڑا ہی

تو شمعِ جاں فروزِ عاصیاں ہی
شفاؤ مرہمِ خستہ دلاں ہی

شکستہ جاں کے حق میں مومیا تو
نگاہِ چشمِ دل کا توتیا تو

تو شمسِ آسمانِ حق پرستی
بلندی بخشِ ہمراہانِ پستی

گلستانِ جہاں کا ہی توئی گل
ہزاروں دل فدا ہیں مثلِ بلبل

مسیحا تو دوائے دردِ مجزوم
کلامِ حق سے ہوتا ہی یہہ معلوم

مریضوں کو شفا دیتا تھا تو ہی
غریبوں کی خبر لیتا تھا تو ہی

کئے سالم جو تھے بے دست بے پا
توئی حامی ہوا سب بیکسوں کا

توئی نے قبر سے مُردے اُٹھائے
صدائے قم باذنی سے جلائے

کیا کیا کیا نہ تھا رحمت سے تونے
غرض دی جان بھی الفت سے تونے

مجھے ہر قید سے آزاد کر دے
جنونِ عشقِ عیسی مجھ میں بھر دے

میں نارِ شر سے ہوں ہر دم شرر خیز
تو ابرِ رحم آبِ مرحمت ریز

جو میں حلقہ بگوش ہوں معصیت کا
تو تو مژدہ رساں ہی مغفرت کا

بیا ای رحمتِ حاتم بیازو
بیا بنیاد آرامم بیازو

چمک ای مہر نورِ حق نما بن
عصا گم کردگاں راہ کا بن

او واقف کار اسرارِ نہانی
عطا کر مجھکو طبعِ نکتہ دانی

زباں کو طاقتِ تحریر دیدے
قلم کو قوتِ تقریر دیدے

کروں تحریر اعجازِ مسیحا
ترقی بخش ایمانِ کلیسا

سناؤں واردات و حالِ لاذر
سراسر ہو ہوا کیسر وادر

تھا بیتنی نامے گاؤں ایک آباد
وہاں کے لوگ رہتے تھے خوش شاد

بسا کرتا تھا اُسمیں اک گھرانا
خداوند کا تھا اُسمیں آنا جانا

دو بہنیں ایک بھائی اُسمیں شامل
تھے وہ تینوں کے تینوں اُسپہ مائل

تھے بہنوں کے تو مریم مارتھا نام
تھا لاذر انکا بھائی نیک انجام

تھی الفت عیسی کو اس خاندان سے
محبت کرتا تھا اس دو دماں سے

خوش و خرم ہی حال اُس خاندانکا
کرے یہہ کو وہ برکت جسپہ سایا

جو گھر ہو موردِ لطفِ مسیحا
جو گھر ہو مطلعِ انوارِ عیسی

وہ گھر سیارۂ مہرِ صداقت
وہ گھر ہی محورِ دورِ عبادت

وہ گھر شجرِ محبت کا ثمر ہی
وہ گھر بازارِ الفت کا گُہر ہی

غرض عیسی کا تھا لاذر پیارا
مسیحِ پاک کا تھا وہ دُلارا

وہ تینوں بھی دل و جاں سے فدا تھے
صباح و شام مشغولِ ثنا تھے

دعا سے اور با ایمانِ کامل
تھے اُسکے فضل کے ہر وقت سائل

قضارا ابتلائے درد نازل
ہوا وہ لاذرِ نیکو خصائل

نگہیں کرنے بحالِ بیقراری
سرِ بالیں پہ بہنیں آہ و زاری

دلے عیسی نہ تھے حاضر وہاں جب
ہوا یہہ حادثہ واقع وہاں جب

مسیحا اُنکو یردن کے تھے پار
سناتے تھے وہاں لوگوں کے آزار

وہاں جنھوں کا تھا ایمان کامل
وہ اعجازِ مسیحا کی تھیں قائل

باقی آئندہ

لودیانہ

ہم نے سنا ہی کہ بوڑھے دریا پر جو ہڑونکی گھاٹی کے متصل ایک پل بنانے کی تجویز ہو رہی ہی۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بھی بمعہ اہلکاروں کے موقعہ پر تشریف لے گئے تھے۔ مگر سنا ہی کہ سید حیدر علی صاحب اسکے برخلاف ہیں۔ ہماری دانست میں یہہ پل بہت ضروری ہی کیونکہ یہہ ایک عام رستہ نہ صرف اُن دہقانوں کا ہی کہ جنکی کھیتیاں دریا کے پار ہیں بلکہ تمام بیٹ کے لوگوں کا ہی۔ واقعی اِس پل کے بننے سے تمام لوگوں کو بڑا فائدہ پہنچیگا۔ اور خصوصاً سردی اور برسات کے دنوں میں تو نزدیک کے گانؤں کے لوگوں کو از حد سہولیت ہو جائیگی

اب کے نصف ہفتہ تو ابر محیط آسمان رہا۔ اور روز شنبہ سے موسم برسات کا سماں بندھ گیا۔ جس سے ہر ایک بڑ مردہ برگ و اشجار رونق پر آگئے۔ اب زمین پر بھی فرش زمردیں کے بچھائے جانے بچھنے لگے۔ اب اس نزولِ بارانِ الہی سے اُمید قوی کی جاتی ہی کہ تخم ریزی خوب ہو جائیگی ✣

صحت اچھی ہی۔ پیدائش ۴۳۔ اموات ۱۵۔

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ای۔ پی۔ نیوٹن صاحب کے اہتمام سے چھپا